الحمد للہ والمنہ کہ

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۶

یعنے

مرزائی نبوت کا خاتمہ

جس میں ختم نبوت کی قطعی دلائل بیان کی گئی ہیں، اور یقینی طور سے ثابت کر دیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہیں ملیگا، اور جو نبوت کا دعوی کریگا وہ بموجب ارشاد نبوی جھوٹا و دجال ہوگا

ختم نبوت کی بحث میں یہ ساتواں مضمون ہے، اس سے پہلے ۱ تتمہ فیصلہ آسمانی حصہ ۱ ۲ فیصلہ آسمانی حصہ ۲ میں ۳ پھر مرزا محمود کی تشریف آوری والے مضمون میں، ۴ دعوی نبوت مرزا اور صحیفہ رحمانیہ نمبر ۴ و نمبر ۵ میں ۶ یہ مضمون بعنوان مختلف لکھا گیا ہے اور اسوقت تک کسی نے جواب نہیں دیا مگر با اینہمہ مرزائی جھوٹی نبوت کا دعوی ہو رہا ہے

اہتمام سے منشی سراج الدین احمد پرنٹر پبلشر کے
مطبع رحمانیہ خصوصی مونگیر میں چھپا
ربیع الاول ۱۳۳۶ھ

بار اول ۱۰۰۰ — قیمت ۲؍

قادیانی نبوّت کا خاتمہ

یعنی

مولٰنا ابوالخیر مولوی سید محمد انور حسین صاحب پروفیسر
ڈی جے کالج مونگیر کی لاجواب تقریر ختم نبوت پر

تاریخ ۵- اگست سنہ ۱۹۱۷ء کو انجمن حمایت اسلام مونگیر کے مکان میں قادیانی فرقہ کے عقائد باطلہ کے رد میں ایک شاندار جلسہ ہوا جس میں فاضل مولٰنا نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا،

امابعد فقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ، مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا، (پ۲۲ سورہ احزاب رکوع ۵)

مسلمانو! افسوس ہے کہ یہ ایک ایسا پرآشوب زمانہ آیا ہے کہ مقدس مذہب اسلام کے اُن مسائل وعقائد پر جو نصوص قطعیہ سے ثابت ہیں اور جس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق اور اجماع ہو چکا ہے، ایک ایسا شخص نکتہ چینیاں کرنے کو کھڑا ہو جاتا ہے کہ جو نہ تو آیات قرآنیہ کی حقیقت سمجھ سکتا ہے اور نہ احادیث نبویہ سے خبر رکھتا ہے، ایک جھوٹے مدعی نبوت کی اُردو رسالوں کو دیکھ کر اسلام

منصوص اور اجماعی مسئلوں اور عقیدوں کو غلط ثابت کرنے کا مدعی ہوتا ہے، اور غلط غلط شبہات پیش کر کے مسلمانوں میں بیہودہ خیالات پھیلانے کی کوشش کرتا ہے دیکھو تمام مسلمانوں کا عموماً اور اہل سنت وجماعت کا خصوصاً اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، یعنی نبوت اور رسالت آپ پر ختم ہوچکی ہے آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہ ہوگا، آج کل اس کے خلاف یہ آواز اٹھائی گئی ہے کہ نبوت ورسالت ہنوز ختم نہیں ہوئی ہے، آپ کے بعد بھی نبی ہوسکتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ دعوے بھی کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد متوفی قادیانی نبی اور رسول ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ مسئلہ ختم نبوت پر مفصل اور مدلل تقریر کی جائے، اور مسلمانوں کو اچھی طرح سمجھا دیا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کے بعد کسی کا نبی نہ ہونا، قرآن مجید کی قطعی الدلالۃ آیت سے اور صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، اور اہل اسلام کا عموماً، اور اہل سنت وجماعت کے تینوں فرقے (۱) فقہا، (۲) محدثین، (۳) صوفیہ کا خصوصاً اسی پر اجماع ہے، جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اہل سنت وجماعت بلکہ اہل اسلام سے خارج ہے، اور جو شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور دجال ہے،

مذکورہ بالا آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ حضرت زید صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسر متبنیٰ (لےپالک) تھے، حضرت زید کی شادی حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے ہوئی تھی، میاں بی بی میں سخت نا اتفاقی رہا کرتی تھی، آخر حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دیدی، طلاق کے بعد عدت گذرنے پر خداوند تعالے کے حکم سے حضرت زینب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد نکاح میں آگئیں، اور ازواج مطہرات میں داخل ہوگئیں، اس پر مخالفین اسلام نے طعن

اور طنز کی راہ سے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی بی بی (پتوہ) سے نکاح کر لیا ہے، حالانکہ بیٹے کی بی بی (پتوہ) قرآن مجید کے رو سے حرام ہے، اسی بیہودہ اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ | محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے (حقیقی اور نسبی) باپ نہیں ہیں، اور زید تمہارے مردوں میں ہیں تو زید کے بھی حقیقی باپ نہیں ہیں، پس زید آپ کے حقیقی اور نسبی بیٹے نہیں ہوئے، اور زید کی بی بی آپ پر حرام نہیں ہوئیں، پس مذکورہ بالا اعتراض لغو ہے، اور ناسمجھی پر مبنی ہے، یہاں پر دو شبہہ پیدا ہوتا ہے،

پہلا شبہہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے (۱) ابراہیم (۲) قاسم (۳) طاہر، جب آپ کے تین بیٹے موجود تھے تو پھر یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ رِجَال رَجُل کی جمع ہے اور رَجُل عربی میں بالغ مرد کو کہتے ہیں، پس آیت کا مطلب یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تینوں صاحبزادے بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اسلئے یہ کہنا بہت صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، اس شبہہ کا جواب لفظ رَجُل کے معنی پر غور کرنے ہی سے ہو جاتا ہے، اس لئے اس شبہہ کے جواب میں کوئی دوسری عبارت نہیں لائی گئی، اور مِنْ رِّجَالِكُمْ ہی کو اس کے جواب میں کافی سمجھا گیا،

یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ مرزا صاحب اخبار البدر ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۶ء میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے

مرزا صاحب کا علانیہ جھوٹ

حالانکہ یہ محض غلط بات ہے، نہ کسی حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اور نہ تاریخ کی کتابوں میں کہیں لکھا ہے کہ آپ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے، یہ مرزا صاحب کا جاہلانہ جھوٹ ہے، اگر کسی مرزائی کو کچھ بھی غیرت ہے تو اس روایت کا ثبوت پیش کرے ورنہ اس بات کا اقرار کرے کہ مرزا صاحب محض بیباک جھوٹے تھے،

دوسرا شبہہ یہ ہے کہ جب آپ سے اُبُوَّۃ کی نفی کی گئی، یعنی یہ کہا گیا کہ آپ تمہارے مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں تو اس سے سمجھا جاتا ہے کہ آپ میں حقیقی باپ جیسی شفقت بھی نہ ہوگی، اس شبہہ کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ، | ولیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں اور رسول کی شفقت امت پر اس شفقت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے، جو شفقت حقیقی باپ کو اپنی اولاد پر ہوتی ہے، انبیائے کرام کے واقعات زندگی پر غور کرو، کہ انہوں نے امت کی بہی خواہی کے لئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلی ہیں، حق تو یوں ہے کہ اپنا باپ بھی اپنی اولاد کے لئے اتنی تکلیفیں نہیں برداشت کر سکتا ہے، جتنی تکلیفیں انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی امت کے لئے برداشت کی ہیں، پس اس کہنے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں، وہ شبہہ تو جاتا رہا، کہ آپ میں حقیقی باپ جیسی شفقت نہیں ہوگی، مگر یہ بات ثابت نہیں ہوتی تھی کہ آپکی شفقت تمام انبیائے کرام کی شفقت سے بڑھی ہوئی ہے اس لئے فرمایا،

وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ، آپ تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور آخر انبیاء ہیں اور جب آپ ...... آخر انبیاء ہیں تو آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، اور چونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اس لئے ضرور ہے کہ آپ میں وہ نبوی شفقت اعلیٰ واتم واکمل درجہ پر ہو، چنانچہ آپ کی اعلیٰ تعلیمات وہدایات سے اس کی کافی شہادت ملتی ہے،

جیساکہ آپ کی تعریف میں کہا گیا ہے،

آپ نے ہر ایک بھلی بات کی ہدایت فرما دی، اور ہر ایک بری بات کے ناقابل برداشت عذاب سے ڈرا دیا،	ماترك خيرا الاهدا كم اليه وماترك شرا الاحذركم وبالہ الوخيم،

اس آیت میں لفظ خاتم النبیین کی قرارت میں اختلاف ہے، سات قاریوں میں سے چھ قاریوں کے نزدیک خاتِمُ النبیین بکسر تا ہے اور یہی مشہور قرارت ہے، اور ایک قاری عاصم کے نزدیک خاتَمُ النبیین بفتح تا ہے، گویہ قرارت مشہور نہیں ہے مگر ہندوستان میں اسی قرارت کا رواج ہوگیا ہے، چنانچہ یہاں کے قرآن مجید میں خاتَمُ النبیین بفتح تا ہی ہے، بہر کیف اگر خاتم کو بکسر تا پڑھیے تو یہ صیغہ اسم فاعل کا ہے ختم یختم باب ضرب یضرب اور اس کے معنی ختم کرنے والا، یا مہر کرنے والا ہوگا، خاتم النبیین کے معنے یہ ہوں گے کہ نبیوں کا ختم کرنے والا یا نبیوں کا مہر کرنے والا چونکہ مہر کرنا خدا کی صفت ہے اس لئے اس معنے کے رو سے خاتم النبیین آپ کی صفت نہیں ہوسکتی، پس یہاں پر سوائے ختم کرنے والے کے اور دوسرے معنی صحیح نہیں ہوسکتے، اس صورت میں نبوت کا ختم ہوجانا روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے، تھوڑی سمجھ کا آدمی بھی اس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے،

اور اگر خاتم بہ فتح تا پڑھیے تو خاتم کے تین معنی ہیں، (۱) انگوٹھی، جیسے خاتم فضۃ، چاندی کی انگوٹھی، (۲) مہر، جیسے خاتم الکتاب، خط کی مہر، (۳) آخر، جیسے خاتم القوم، قوم کا آخری شخص، عربی لغات اور عربی محاورات پر غور کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ختام، خاتِم بالکسر و خاتَم بالفتح یہ الفاظ جب کسی وسعت والی چیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو جہاں پر وسعت

ختم ہوتی ہے اُسی جگہ کو ختام، خاتِم بالکسر، خاتَم بالفتح کہتے ہیں،
ختام الوادی اُسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں پر میدان ختم ہو جائے، اسی طرح یہ الفاظ
جب کسی ایسی چیز کی طرف مضاف ہوتے ہیں جس کے بہت سے افراد ہوں تو
خِتام، خاتِم بالکسر خاتَم بالفتح ہر ایک کے معنی آخر کے ہوتے ہیں جیسے
خاتم القوم، قوم کا آخری شخص، مجمع البحار جو احادیث کی ایک معتبر لغت ہے،
اور قاموس اور اُس کی شرح تاج العروس اور لسان العرب وغیرہ عربی کی
مشہور لغتوں میں صاف لکھا ہے

خِتام الوادی اقصاہ ختام القوم وخاتمہم وخاتَمہم، آخرہم،	کہ ختام الوادی کے معنے انتہائی وادی ہی اور ختام القوم اور خاتِم القوم اور خاتَم

القوم کے معنے آخر قوم ہیں، اور اُس کے ساتھ ان کتابوں میں اس کی تصریح موجود
ہے، کہ خاتِم النبیین یا خاتَم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہیں، پس
خاتِم النبیین پڑھو یا خاتَم النبیین، ہر حالت میں یہی مطلب ہوگا، کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہیں، یعنی تمام انبیاے کرام کے آخر ہیں، آپ کے
بعد کوئی نبی نہ ہوگا، یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اس آیت میں لفظ رسول اللہ
کے بعد خاتم النبیین کا لفظ صرف اس بات کے ثابت کرنے کے لئے لایا گیا ہے
کہ وہ شفقت جو انبیاے کرام کی اپنی اپنی امت پر رہا کرتی ہے آپ میں سب سے
زیادہ تھی، اور آپ اس شفقت میں نہایت ہی اعلیٰ واتم واکمل درجہ پر ہیں، اور یہ
مطلب اس آیت سے اُسی وقت ثابت ہو سکتا ہے جب کہ خاتِم یا خاتَم
کے معنے آخر یا ختم کرنے والا لیا جائے، اور اگر خاتَم بالفتح کو بمعنی مہر بھی لیا جائے
جب بھی ہمارے مطلب کے منافی نہیں، اس لئے کہ کسی چیز پر مہر لگ جانے کا
مطلب بھی یہی ہوتا ہے، کہ وہ چیز بند کر دی گئی، پس اس جملہ کا مطلب کہ آپ نبیوں کے

مہر ہیں، یہی ہوگا کہ آپ کے وجود باجود سے نبیوں کا آنا بند ہوگیا، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، وہو المطلوب،

حضرات ناظرین! یہاں تک میں نے محض عربی لغتوں کے رو سے خاتم النبیین کے معنی بیان کئے، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہوگئی کہ یہ آیت مسئلہ ختم نبوت پر قطعی الدلالۃ نص ہے۔ اس میں کسی طرح دوسرے معنی کی گنجائش نہیں، اب میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جس مقدس ذات پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اُسنے اس آیت کا کیا مطلب سمجھا اور سمجھایا ہے، اور اپنی امت مرحومہ کو مسئلہ ختم نبوت میں کیا تعلیم دی ہے،

پہلی حدیث سنو! سنن ابن ماجہ میں دجال کے بارہ میں ایک طویل حدیث مروی ہے، اُس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں،

(۱) انا اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم	"میں سب نبیوں کا آخری شخص ہوں اور تم سب اُمتوں میں آخری اُمت ہو"

یعنی نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری اُمت، جب خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو آخر الانبیا فرما دیا تو اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہیں، جیسا کہ اہل لغت لکھتے ہیں اب کسی مسلمان کی مجال نہیں ہے کہ آخر کے سوا خاتم کے کوئی دوسرے معنے لے اس لئے کہ مسلمان کی شان یہ ہے ع ہر کجا قول رسول آمدہ لنگر گیرند، بلکہ مرزائیوں کی بھی مجال نہیں ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہونے میں چون وچرا کر سکیں اس لئے کہ مرزا صاحب اور اُن کے خلیفہ اول **نور الدین** کا مذہب یہی کہ وحی والہام کے معنی جو صاحب وحی والہام بیان کرے وہی صحیح ہے اور اس کے

سو اسب غلط، یہاں پر جب خود صاحب وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انا آخر الانبیاء فرمادیا تو اب آخر کے سوا خاتم کے دوسرے معنے لینا کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا، وہو المراد،

دوسری حدیث سنو! جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں،

(۲) عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب	میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، اللہ میرے ذریعہ سے کفر مٹائیگا، میں حاشر ہوں میری بعد لوگ قبروں سے اٹھیں گے
والعاقب الذی لیس بعدہ نبی (بخاری مسلم)	میں عاقب ہوں اور عاقب اسی کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نبی نہو، عاقب کی تفسیر میں لیس بعدہ نبی فرمایا،

اس میں نبی کا لفظ نکرہ ہے اور نفی کے تحت میں واقع ہے اور جب نکرہ تحت نفی میں واقع ہوتا ہے تو عام ہوتا ہے یعنی اس نکرہ کے ہر فرد کو شامل ہوتا ہے پس لیس بعدہ نبی کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہے تشریعی ہو یا غیر تشریعی ظلی ہو یا بروزی، علاوہ اس کے عاقب کے لغوی معنی بھی پیچھے آنے والا ہے، اور پیچھے آنے والا اسی کو کہتے ہیں جس کے بعد کوئی نہ ہو، پس لغوی معنی کے رو سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، وہو المقصود

یہ بھی واضح رہے کہ قرآن مجید سے یا کسی حدیث صحیح سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی اور رسول دو قسم کے ہوتے ہیں، (۱) تشریعی (۲) غیر تشریعی یا (۱) اصلی (۲) ظلی و بروزی، بلکہ قرآن مجید کی ایک صریح آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ

ہر نبی صاحب کتاب اور صاحب شریعت تھے، دیکھو سورہ انعام میں اللہ تعالیٰ

حضرت ابراہیم، اسحٰق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف،

موسیٰ، ہرون، زکریا، یحییٰ، عیسیٰ، الیاس، اسمٰعیل، الیسع، یونس،

لوط، علیٰ نبیینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کا ذکر کر کے فرمایا،

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ، (پ ۶ انعام ع ۱۰)	یہ وہ جماعت ہے جن سبھوں کو ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت دی ہے

پس کسی نبی کو تشریعی یعنی صاحب کتاب و صاحب شریعت قرار دینا اور کسی نبی کو غیر تشریعی یعنی غیر صاحب کتاب و غیر صاحب شریعت قرار دینا اس آیت کے صریح خلاف ہے،

اسی طرح آیہ کریمہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے، کہ نبوت و رسالت میں سب رسول برابر ہیں کسی میں کچھ فرق نہیں ہے اب تشریعی و غیر تشریعی کا فرق نکالنا اور کسی نبی کو تشریعی کہنا اور کسی کو غیر تشریعی یا کسی کو اصلی کہنا اور کسی کو بروزی کہنا باطل ہے، ہاں باعتبار درجہ کے بعض نبی کو بعض نبی پر فضیلت ہے، جیساکہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سے ثابت ہوتا ہے، مگر فضیلت کی یہ وجہ نہیں ہے، کہ بعض نبی تشریعی ہیں اور بعض غیر تشریعی، بلکہ وجوہ فضیلت دوسری دوسری باتیں ہیں،

تیسری حدیث سنو! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

(۳) من ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فُضِّلْتُ	کہ میں دوسرے نبیوں پر چھ باتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں (۱) مجکو

علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون،

(رواہ مسلم)

جامع کلمے دیے گئے (۲) مین انکو رعب کی وجہ سے فتحیاب ہون (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا، (۴) ساری زمین میرے لئے نماز اور تیمم کے لائق بنائی گئی (۵) مین سارے لوگون کے لئے رسول ہون، (۶) نبیون کا آنیکا سلسلہ مجھپر ختم کیا گیا،

✥ ✥ ✥ ✥

اس حدیث سے بعبارت النص ثابت ہوا کہ رسالت آپ پر ختم ہو چکی ہی، اب آپ کے بعد کوئی رسول ہو نہین سکتا،

مسلمانو! مرزائی جماعت کی گستاخی اور بے ادبی دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ختم رسالت کو اپنے وجوہ فضیلت مین بیان فرمایا ہے، اور یہ جماعت کہتی ہے کہ بنی اسرائیل مین تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد زمانہ دراز تک نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری رہا، اور بدقسمتی سے مسلمانون کے وقت مین نبوت ورسالت ختم کردی گئی، جس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی فضیلت[۱] مین شمار کیا ہے، یہ بے ادب جماعت اس بات کو بدقسمتی قرار دیتی ہے، یہ ہے مرزائیوں کا اسلام اور ایمان بئسما یامرکم بہ ایمانکم، مین کہتا ہون کہ مرزائیون کا یہ خیال کہ جس طرح بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی اور رسول آتے رہے اسی طرح امت محمدیہ مین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نبی اور رسول آتے رہین گے غلط اور محض غلط ہے،

سلہ اس کی نہایت عمدہ وجہ حصہ سوم فیصلہ آسمانی کی تمہید مین بیان کی گئی ہے ۱۲

چوتھی حدیث سنو! بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

(۴) کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی اٰخر وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء۔ الحدیث

کہ بنی اسرائیل پر انبیاء (علیہم السلام) حکومت کرتے رہے، جب کوئی نبی وفات پاتے تو دوسرے نبی اُن کے جانشین ہوتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، البتہ خلفاء ہوں گے،

٭ ٭ ٭ ٭

اس حدیث سے صاف طور سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح بنی اسرائیل میں ایک نبی کے جانشین دوسرے نبی ہوتے تھے اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی جانشین نبی نہ ہوگا، اس لئے کہ نبوت آپ پر ختم ہو چکی ہے آپکے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا، اور یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ آپ کے جانشینوں کا لقب خلفا ہے، انبیا نہیں ہے، اسی وجہ سے بعض خلفائے راشدین کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں فرمادیا ہے کہ ان میں نبی ہونے کی صلاحیت تھی، مگر چونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس وجہ سے وہ نبی نہ ہو سکے،

پانچویں حدیث سنو! ترمذی میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب

کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے،

چھٹی حدیث سنو! صحیحین میں سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جاتے وقت حضرت علی رضی سے

سے فرمایا،

(۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی

کہ آپ ہمارے غیبت میں اسی طرح ہمارے جانشین ہیں جس طرح موسیٰ کے جانشین ہارون تھے مگر فرق یہ ہے کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں،

٭ ٭ ٭ ٭

یعنی ہارون نبی تھے، اور چونکہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اس لئے آپ نبی نہیں ہو سکتے،

اس روایت سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ کے بعد حضرت ہارون جیسی نبوت بھی کسی کو نہیں مل سکتی ہے، اور مرزائیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت ہارون کی نبوت غیر تشریعی تھی، تو ثابت ہوا کہ غیر تشریعی نبوت بھی کسی کو نہیں مل سکتی،

کیا کوئی مسلمان اس بات کو مان سکتا ہے کہ مرزا صاحب تو فنا فی الرسول کے درجہ پر پہونچکر غیر تشریعی اور ظلی و بروزی نبی بن جائیں، اور حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کو یہ درجہ نہ ملے اور غیر تشریعی وظلی و بروزی نبوت سے بھی محروم رہ جائیں، ہرگز نہیں ہرگز نہیں، (واقف کار حضرات جانتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ صحابہ کرام سے اور بالخصوص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کو کس قدر نفع پہنچا اور اسلامی حکومت کو ترقی ہوئی، اور مرزا صاحب کے وجود سے اسلام کو اور مسلمانوں کو کس قدر نقصان ہر طرح کا پہنچا، باینہمہ مرزا صاحب کو اپنی فضیلت کا دعوےٰ ہے افسوس

ع باین خواری امید ملک داری،)

مسلمانو! اس وقت تک جتنی حدیثیں میں نے بیان کیں ان سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی ہے آپ کے

بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا،

اب ایک اور حدیث بیان کرتا ہون جس سے علاوہ اس مضمون کے کہ آپ خاتم النبیین ہین آپ سے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا، یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے بعد جو شخص نبی یا رسول ہونے کا دعوے کرے وہ محض کذاب ودجال ہے،

ساتوین حدیث سنو! ابوداؤد اور ترمذی مین حضرت ثوبان سے مروی ہے،

(۷) قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم ترفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله وفی روایة البخاری دجالون کذابون،

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت مین جب (لڑائی) شروع ہوجاوے گی تو قیامت تک موقوف نہ ہوگی، اور قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ ہماری امت کے چند قبیلے مشرکین کیساتھ ملجائینگے اور یہانتک کہ چند قبیلے ہماری امت کے بت پرستی کرنے لگین اور بیشک ہماری امت مین تیس کے قریب کذاب ہونگے (بخاری شریف مین اس طرح ہے دجال وکذاب ہونگے) ہر ایک اُن کا دعوی کریگا، کہ وہ اللہ کا نبی ہے، حالانکہ مین سب نبیون مین آخری شخص ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور ہماری امت مین ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا جو انکی مخالفت کرے گا ان کو ضرر نہین پہنچاسکے گا

یہانتک کہ قیامت آجائے گی، ✽ ✽ ✽ ✽

اس حدیث میں دو لفظ قابل غور ہیں، (۱) کذاب (۲) دجال، **کذاب** کے لغوی معنی ہیں کثرت سے جھوٹ بولنے والا، **دجال** کے لغوی معنی ہیں کثرت سے فریب دینے والا، یہ ظاہر ہے کہ ایک معمولی انسان جب جھوٹ بولتا ہو یا کسی کو فریب دیتا ہے تو بڑے بڑے عقلا اُس کے جھوٹ کو سچ سمجھ لیتے ہیں، اور اُس کے فریب میں آجاتے ہیں، بھلا جو شخص کہ مدعی نبوت ہوگا اس کا کذب و فریب کیسا ہوگا، خصوصًا ایسی حالت میں کہ وہ کثرت سے جھوٹ بولے اور کثرت سے فریب دے، یقینًا معمولی انسان کے کذب و فریب سے کہیں زیادہ ہوگا جو لوگ اہل علم ہیں وہ تو قرآن وحدیث کے رو سے ان کذاب و دجال کو پہچان سکتے ہیں اور ان کے فریب سے بچ سکتے ہیں، مگر جو لوگ قرآن وحدیث سے واقف نہیں ہیں ان کا بچنا بہت دشوار ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کذاب ودجال کی نشانی ایسے عام فہم لفظوں میں فرما دی ہے کہ جس کو تھوڑی عقل والا آدمی بھی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے، وہ نشان یہ ہے کلھم یزعم انہ نبی اللہ، یعنی ہر ایک اُن کا یہ دعوے کرے گا کہ وہ نبی اللہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعوے کرے وہی کذاب ودجال ہے، یعنی آپ کے بعد نبوت کا دعوے کرنا ہی کذاب ودجال ہونے کی نشانی ہے اس لئے کہ ہر قسم کی نبوت آپ پر ختم ہو چکی ہے، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اگر آپ کے بعد کسی قسم کے نبی کا ہونا جائز ہوتا تو آپ کذاب و دجال کی یہ نشانی نہیں بتاتے اور ہرگز عام لفظوں میں نہ فرماتے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، یہاں پر لا نبی بعدی میں لا نفی جنس ہے، جو استغراق کے لئے ہے

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا یہ جملہ کہ انا خاتم النبین آپ کے بعد مدعیان نبوت کے کاذب ہونے کی دلیل ہے، اور یہ جملہ کہ لا نبی بعدی، انا خاتم النبین کی تفسیر ہے یعنی انا خاتم النبین کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس حدیث سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت کے ظہور کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے ان میں تین صفتیں پائی جائیں گی (۱) باوجود دعوے نبوت کے اپنے کو امتی کہیں گے (۲) کثرت سے جھوٹ بولیں گے (۳) بڑے فریبی ہوں گے،

اس حدیث کے رو سے جب مرزا صاحب کی حالت پر غور کرتا ہوں تو یہ تینوں صفتیں مرزا صاحب میں نہایت صفائی کے ساتھ پاتا ہوں، مرزا صاحب کی تالیفات کو اٹھا کر دیکھو، قریب قریب ہر تالیف میں ان کا یہ اقرار موجود ہے، کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی، مرزا صاحب میں اس پہلی صفت کا پایا جانا ان کا اقرار ہے، کوئی مرزائی اس سے انکار نہیں کر سکتا، دوسری صفت یعنی کثرت سے جھوٹ بولنا بھی مرزا صاحب میں روز روشن کی طرح پائی جاتی ہے، دیکھو صحیفہ محمدیہ نمبر ۸ و ۱۳ اخیر مرزا صاحب جھوٹ بولنے میں ایسے دلیر ہیں کہ بیشمار جھوٹ جھوٹ باتیں قرآن و حدیث کی طرف منسوب کر دینے میں کچھ بھی باک نہیں کرتے، اور ما و شما کی طرف جھوٹ بات کا منسوب کر دینا تو ان کا شعار ہے، دیکھو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۷ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کے جھوٹ

لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے، اور اس کے قتل کے لئے فتوے دئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی، اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا

تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا" حالانکہ یہ محض جھوٹ ہے، کہیں قرآن مجید واحادیث میں ان مضامین کا پتہ نہیں ہے، کوئی غیرت مند مرزائی ہے جو قرآن و احادیث میں ان مضامین کو دیکھا سکے، اگر نہیں دکھلائے (اور ہرگز نہیں دکھلا سکتا ہے) تو اس کو مرزا صاحب کے کاذب تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے، مرزا صاحب کا ایک اور صریح جھوٹ دیکھو، اربعین نمبر ۳ صہ ۹ میں لکھتے ہیں، کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈہ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا، اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا، کیونکہ وہ کاذب ہے، مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے، اور اس طرح پر اُن کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا" حالانکہ یہ بھی محض جھوٹ ہے، نہ مولوی غلام دستگیر صاحب نے ایسا لکھا اور نہ مولوی اسمٰعیل صاحب نے، عرصہ سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ دونوں صاحبوں کی کتابوں میں دکھلاؤ، مگر کوئی مرزائی اس کا جواب نہیں دیتا ہے، دعاءِ مرزائیہ میں جو عین جلسہ مناظرہ مونگیر میں شائع کی گئی تھی جس کو یہ ساتواں سال ہے مبلغ پانسو روپے کا چیلنج دیا ہوا ہے کہ جو مرزائی مذکورہ بالا مضمون دونوں مولوی صاحبوں کی کتابوں میں دکھلا دے وہ مبلغ پانسو روپیہ مجھسے انعام لے، جلسہ مناظرہ میں مرزائی جماعت کے بڑے بڑے علما موجود تھے مگر صدائے برنخاست، یہ ہے مرزا صاحب کے کذاب ہونے کا قطعی ثبوت،

اب رہی تیسری صفت یعنی **دجال** بڑا فریبی ہونا، اس صفت میں بھی مرزا صاحب اپنی نظیر آپ ہیں، اگر مرزا صاحب کی دہوکا بازیوں اور فریبوں کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب ہو جائے، میں اس وقت اُن کا ایک فریب دکھلاتا ہوں، سنو!

مرزا صاحب نے جس طرح مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے اسی طرح خاتم الخلفاء ہونے کا بھی دعوے کیا ہے، یعنی وہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خلیفہ ہوں، کسی نے ان پر اعتراض کیا کہ از روے حدیث شریف کے خلافت تیتیس برس تک ختم ہو چکی، اب آپ خاتم الخلفاء کیونکر ہو سکتے ہیں، اس کے جواب میں مرزا صاحب **شہادۃ القرآن** کے ص۴۱ میں لکھتے ہیں،

اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہے، مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ "**ھذا خلیفۃ اللہ المہدی**"۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے، جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے، مگر وہ حدیث جو معترض نے پیش کی ہے علما کو اس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے"

اس جواب میں مرزا صاحب کا فریب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اس حدیث کو جس میں یہ ذکر ہے کہ بعض خلیفہ کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ **ھذا خلیفۃ اللہ المہدی**، بخاری شریف کی طرف منسوب کر دیا ہے، پھر اہل سنت وجماعت کے اس مشہور قول کو کہ قرآن مجید کے بعد تمام کتابوں سے صحیح تر کتاب بخاری شریف ہی ہے ذکر کر کے اس پر زور دے دیا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے، اور جو حدیث معترض نے پیش کی ہے بمقابلہ اس حدیث کے ضعیف ہے، حالانکہ یہ بات محض غلط ہے، بخاری شریف میں اس حدیث کا کہیں پتہ نہیں ہے، نہ تو ان لفظوں کے ساتھ یہ حدیث بخاری میں ہے، اور نہ اس مضمون کی کوئی حدیث بخاری میں ہے، عرصہ ہوا کہ میں نے اس کو بھاگلپور کے جلسہ میں بھی بیان کیا تھا، اور **صحیفہ رحمانیہ**

نمبر ا د ۲ مین بھی طبع کرا کر شائع کر دیا ہے، مگر آج تک مرزائیون نے اس کا کوئی جواب نہین دیا، آج پھر مرزائیون کو چیلنج دیتا ہون کہ اس حدیث کو یا اس کے مضمون کو بخاری شریف مین دکھلائین، یا مرزا صاحب کے جھوٹے اور فریبی ہونے کا اقرار کرین،

مرزائیونکو چیلنج

یہان پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک معترض کے جواب مین تو مرزا صاحب اس حدیث کو بخاری شریف کی طرف منسوب کرتے ہین اور اس وجہ سے اس کی صحت پر بڑا زور دے رہے ہین، اور اس سے پیشتر اپنے مایۂ ناز کتاب **ازالۃ الاوہام** حصہ دوم کے ص ۲۱۵ مین فرماتے ہین کہ اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور مین داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسمٰعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے اپنے صحیحون سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے، لیکن جس حالت مین انہون نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر رکھدیا اور حصر کے طور پر دعوے کر کے بتلا دیا کہ فلان فلان امر کا اس وقت ظہور ہوگا، لیکن امام محمد مہدی کا تو نام تک نہین لیا، اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہون نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کے رو سے ان حدیثون کو صحیح نہین سمجھا جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھیرا رہی ہین"

اب کوئی مرزائی مجھے بتلائے کہ جب امام بخاری نے امام محمد مہدی کا نام تک نہین لیا تو پھر یہ حدیث کہ ھذا خلیفۃ اللہ المہدی صحیح بخاری مین کیونکر پائی جاسکتی ہے، یہ ہے مرزا صاحب کا دوسرا فریب کہ جہان ان کو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ مہدی نہین ہون گے وہان یہ لکھدیا کہ امام بخاری نے اپنی کتاب مین امام مہدی کا نام تک نہین لیا ہے، اور جب ایک معترض نے ان کے خاتم الخلفا ہونے پر اعتراض کیا تو اس کے جواب مین لکھدیا کہ ھذا خلیفۃ اللہ المہدی" بخاری شریف مین ہے یا یون کہئے کہ مرزا صاحب کو معترض کے جواب لکھتے وقت اپنے

حافظہ کے تصور کی وجہ سے اپنی پہلی تحریر یاد نہیں رہی، تو اس صورت میں بھی مرزا صاحب مشہور مثل کے مطابق کہ دروغگو را حافظہ نباشد، دروغگو ہی ثابت ہوتے ہیں"

الغرض مرزا صاحب جس طرح قرآن و حدیث کے رو سے کاذب ثابت ہوتے ہیں اسی طرح ایک مشہور مثل کے رو سے بھی دروغگو ہی ثابت ہوتے ہیں، فاعتبروا یا اولی الابصار

مسلمانو! آپ حضرات نے ہمارے مذکورہ بالا بیان سے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ ہم لوگوں کا یہ عقیدہ کہ سید المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے، آپ کے بعد کسی کو کسی قسم کی نبوت و رسالت نہیں مل سکتی" نہایت ہی پختہ عقیدہ ہے، اور قرآن مجید کی آیۃ قطعی الدلالۃ اور صحیح صحیح حدیثوں سے ثابت ہے" اور مذکورہ بالا آیت اور احادیث کے وہی معانی ہیں جو ابھی بیان کئے گئے، ان کے سوا دوسرے معانی نہیں ہو سکتے، جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے نبی و رسول ہونے کا قائل ہو وہ شخص اہل سنت و جماعت بلکہ اہل اسلام سے خارج ہے جیسا کہ قاضی عیاض اپنی مشہور کتاب شفاء میں لکھتے ہیں،

ومن ادعى النبوة لنفسه او جوز اكتسابها والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد الى السماء ويدخل الجنة ويأكل من ثمارها	جو شخص خود نبی ہونے کا دعوے کرے یا یہ دعوے کرے کہ محنت سے نبوت حاصل ہو سکتی ہے یا یہ دعوے کرے کہ صفائی قلب سے نبوت کے مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے جیسا کہ فلاسفہ اور غالی صوفیہ قائل ہیں، یا یہ دعوے کرے کہ اس پر وحی آتی ہے، گو نبوت کا دعوی نہ کرے یا یہ دعوی کرے

ويعانق حور العين فهؤلاء
كلهم كفار مكذبون
للنبي صلى الله عليه وسلم
لانه اخبر انه صلى الله عليه
وسلم خاتم النبيين لا نبي
بعده واخبر عن الله تعالى
انه خاتم النبيين و
انه ارسل الى كافة
للناس واجمعت الامة
على حمل هذا الكلام
على ظاهره وانه مفهومه
المراد به دون تاويل
وتخصيص فلا شك في
كفر هؤلاء الطوائف
كلها قطعا واجماعا
وسمعا، انتهى

کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے جنت مین داخل
ہوتا ہے، اور اُس کا میوہ کھاتا ہے حورون
کو گلے لگاتا ہے، پس یہ سب کے سب
کافر ہین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تکذیب کرنے والے ہین، اس لئے کہ آپنے
یہ خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہین آپکے
بعد کوئی نبی نہ ہوگا، اور آپ نے یہ بھی
خبر دی ہے کہ اللہ تعالے نے آپ کو
خاتم النبیین کہا ہے اور آپ کو تمام لوگون
کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور امت محمدیہ
نے اس پر اجماع کیا ہے کہ ختم نبوت کے
بارہ مین جو آیت یا حدیث آئی ہے اس
کے وہی معنی ہین جو اُس کے الفاظ سے
سمجھے جاتے ہین اور وہی مراد ہین، اور
اس مین کسی طرح تاویل یا تخصیص جائز
نہین ہے، پس اس بات مین کوئی شک
نہین ہے کہ یہ سب گروہ یقینی کافر ہین
ان کے کفر پر اجماع ہو گیا ہے، اور ان کا
کفر قرآن و حدیث سے ثابت ہے،

اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص اسلام سے خارج ہے نہ تو اس کے جنازے کی نماز درست
ہے نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اب مین اپنا بیان اس دعا پر ختم کرتا ہون

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمة انك انت الوھاب، ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولینا فانصرنا علی القوم الکافرین

اس تقریر کے ختم ہونے کے بعد مولنا محمد عمر صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے نبی ہونے کا قائل ہو وہ مسلمان نہیں ہے جس طرح اس کے جنازہ کی نماز اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، اسی طرح اس سے شادی بیاہ بھی ناجائز ہے، نہ اپنی لڑکی اُس کو دو اور نہ اُس کی لڑکی لو،

ناظرین! مذکورہ بالا تقریر جلسہ حقانی میں بتاریخ ۵۔ اگست ۱۹۱۷ء ہوئی تھی، اس کے بعد تاریخ ۱۰۔ اگست مذکور کو مرزائیوں کی طرف سے ایک اشتہار اس عنوان سے شائع کیا گیا حکیم خلیل احمد کا ثبوت پر تقریر انگیز اس تاریخ میں مسلمانوں کی طرف سے چند حضرات مرزائیوں کے جلسہ میں بھیجے گئے، اور غازی مولوی سعید الحسن صاحب مختار نے حکیم خلیل احمد صاحب سے مناظرہ کیا جس کی مختصر کیفیت صحیفہ محمدیہ نمبر ۱۲ میں شائع کی جاچکی ہے،

اس جلسہ میں حکیم خلیل نے مناظرہ کے قبل اپنی تقریر میں یہ بیان کیا تھا کہ ہمارے مخالفین ختم نبوت کی دلیل میں آیہ خاتم النبیین پیش کرتے ہیں، حالانکہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی ہے، بلکہ خاتم کے معنے مُہر کے ہیں، یعنی جس طرح مُہر اُس چیز کی تصدیق کرتی ہے جس پر مہر ہے، اسی طرح آپ سارے نبیوں کی تصدیق کرتے ہیں، اس رو سے خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کا تصدیق

کرنے والا، پس اس آیت سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے،
اسی طرح لانبی بعدی کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، بلکہ یہ
مطلب ہی کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعد ہمارے جیسا کوئی نبی نہ ہوگا، اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ آپ سے کم درجہ کا نبی ہو سکتا ہے، جس طرح اذا ھلک کسریٰ فلا
کسریٰ بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ کا یہ مطلب ہی کہ جب کسریٰ
ہلاک ہوگا تو اس جیسا دوسرا کسریٰ نہ ہوگا، اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس جیسا
دوسرا قیصر نہ ہوگا،،

ہر چند اس جواب کا جواب مذکورہ بالا تقریر میں موجود ہے لیکن اس وجہ سے
کہ مرزائی مقرر نے اس جواب میں محض دھوکا دیا ہے، اور صریح فریب ہی کام لیا ہی
پھر بچند وجوہ جواب دیتا ہوں، سنو!

(۱) اگر ہم اس بات کو تسلیم کر لیں کہ خاتم النبیین میں خاتم کے معنے مُہر کے ہیں اور
خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپ سب نبیوں کے مہر ہیں، تو بھی اس آیت سے نبوت کا
ختم ہو جانا ہی ثابت ہوتا ہے، اس لئے کہ اس معنی کے رو سے مطلب یہ ہوگا، کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر کے ساتھ اس بات میں تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح مہر آخر میں
لگائی جاتی ہے اسی طرح آپ سب نبیوں کے آخر ہیں، دیکھو حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہی
فشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخاتم لکونہ فی خاتمتھم، یا یوں
کہئے کہ جس طرح کسی چیز کو بوتل وغیرہ میں بند کر کے مہر کر دیتے ہیں تاکہ دوسری چیز اس
میں داخل نہ ہو سکے اسی طرح سلسلہ نبوت کو بند کر کے آپ کو مہر بنایا تاکہ اب
کوئی دوسرا سلسلہ نبوت میں داخل نہ ہو سکے،

یہاں پر یہ کہنا کہ جس طرح مُہر تصدیق کرنے والی چیز ہے اسی طرح آپ انبیا
کی تصدیق کرنے والے ہیں، دو وجوہ سے غلط ہے،

وجہ اوّل یہ ہے کہ اگر ہم تسلیم کرلین کہ خاتم النبین کے یہ معنی ہین کہ آپ سب نبیون کے تصدیق کرنے والے ہین تو یہ صفت سب نبیون مین پائی جاتی ہے، اسلئے کہ ہر نبی کل انبیاء کی تصدیق کرنے والے ہین کسی نبی نے کسی نبی کی تکذیب نہین کی ہو، پس یہ صفت آپ کے ساتھ خاص نہین ہوئی، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کو ان چھ چیزون مین شمار کیا ہے جو آپ کے سوا کسی نبی کو نہین دی گئی، مذکورہ بالا تقریر مین تیسری حدیث کو بغور دیکھو،

وجہ دوم یہ ہے کہ خاتم کو یعنی ٹھہرا کر پھر اس کو تصدیق کرنے والے کے معنے مین لینا عربی لغات اور عربی محاورات کے محض خلاف ہے، کہین عربی محاورہ مین خاتم تصدیق کرنے والے کے معنی مین مستعمل نہین ہے، نہ تو قرآن و حدیث مین اور نہ دیگر کلام عرب مین، اگر کسی مرزائی کو کچھ بھی علمیت کا دعوے ہے تو اس بات کو کلام عرب سے ثابت کرے کہ خاتم کے معنے مصدق کے ہین، اگر نہین ثابت کر سکے اور ہرگز نہین ثابت کر سکتا تو اس کو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ اس طرح کی تفسیر مین اس حدیث شریف کا مصداق ہے جو ترمذی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ

(۸) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برایہ فلیتبوّ مقعدہ من النار	کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تفسیر محض اپنی رائے سے کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم مین بنالے،

(۲) اس آیت مین مشہور قرارت کے رو سے خاتم بالکسر ہے جس کے معنے ہین ختم کرنے والا، مرزا غلام احمد صاحب متوفی قادیانی نے اسی قرارت کو لیا ہے اور یہی معنی کیا ہے، چنانچہ وہ اپنی مشہو کتاب ازالۃ الاوہام کے حصہ دوم ص۶۱۴ مین لکھتے ہین، اکیسوین آیت یہ ہے،

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے، مگر وہ رسول اللہ ہیں اور ختم کرنے والا نبیوں کا،

اب مرزائی لکچرر بتائے کہ جب اس کے پیر و مرشد خاتم النبیین کے معنی نبیوں کا ختم کرنے والا لکھ چکے ہیں تو اب وہ اس معنی کو چھوڑ کر کس منہ سے دوسرے معنے بیان کرتا ہے، اس کو اپنے پیر و مرشد کے خلاف معنی بیان کرنے میں شرم نہیں آتی ہے، شرم! شرم!! شرم!!!

(۳) تمام اہل لغت، اور تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین میں خاتم کو بالکسر پڑھو یا بالفتح دونوں حالت میں اس کے معنے آخر النبیین ہیں، اور متعدد صحیح صحیح حدیثوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو انا اخر الانبیاء، انا العاقب انا اللبنۃ[۱]، اور چند موقع پر لا نبی بعدی فرما کر بتلا دیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین ہیں، اب کون ایماندار ہے، کہ ان تصریحات کو چھوڑ کر خاتم النبیین کے دوسرے معنے کرے، باوجود ان تصریحات کے مرزائی جماعت اگر ختم نبوت کی قائل نہیں ہوتی ہے تو صاف ہی کیوں نہیں کہہ دیتی کہ مجھ کو قرآن و حدیث کے ماننے میں کلام ہے، اگر ایسا کہدے تو ہم آئندہ اسکے مقابلہ میں قرآن و حدیث پیش نہیں کریں گے، بلکہ دوسرے طریقہ سے ان کے غلط دعاوے کو باطل کر دکھائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ،

[۱] (۹) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع لبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ	صحیحین میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اور دوسرے نبیوں کی مثل ایک مکان کی ہے کہ کسی نے نہایت عمدہ مکان بنایا لوگ اس کو پھر کر دیکھتے ہیں اور اس کے حسن تعمیر پر تعجب کرتے ہیں مگر اس مکان

مرزائی لکچرر کا یہ کہنا کہ لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نبی نہ ہوگا، آپ سے کم درجہ کا نبی ہوسکتا ہے، محض فریب ہی ہو اس لئے کہ اگر مرزائی لکچرر کا یہ بیان صحیح ہو تو اس سے لازم آتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ کے یہ معنی ہوں کہ خدا جیسا کوئی معبود نہیں ہے خدا سے کم درجہ کا معبود ہوسکتا ہے (نعوذ باللہ منہ) اسی طرح یہ بھی لازم آتا ہے کہ لا المہدی الا عیسیٰ کا یہ مطلب ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جیسا کوئی مہدی نہ ہوگا، حضرت عیسیٰؑ سے کم درجہ کا مہدی ہوسکتا ہے، حالانکہ مرزا غلام احمد لا المہدی الا عیسیٰ کا یہ مطلب لکھتے ہیں کہ اس وقت بجز عیسیٰ کے کوئی مہدی نہیں ہوگا،

اب مرزائی لکچرر بتلائے کہ کلمہ طیبہ کے صحیح معنی کیا ہیں، اور مرزا صاحب نے جو معنی لا المہدی الا عیسیٰ کے لکھا ہے صحیح ہے یا غلط، اس موقع پر میں ایک اور صحیح حدیث پیش کرتا ہوں جو ترمذی میں اور مسند امام احمد بن حنبل میں انس بن مالک سے مروی ہے۔

(۱۰) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی، الحدیث

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی پس کوئی رسول اور نبی میرے بعد نہیں ÷ ÷

مرزائی لکچرر اپنے بڑے بڑے علماء سے پوچھے کہ اس حدیث کی پہلے

خلق لی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ ÷ ÷ ÷ ÷

ایک اینٹ کی جگہ باقی ہو پس میں نے آکر اس اینٹ کی جگہ کو بھر دیا اور وہ ناتمام مکان مجھ سے پورا ہوگیا اور رسولوں کے آنے کا سلسلہ مجھ پر ختم ہوگیا پس میں پیغمبروں میں اس آخری اینٹ کے مانند ہوں یعنی

میں خاتم النبیین ہوں۔

جملہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت کا کیا مطلب ہے، اور پھر اس جملہ کے بعد فاء تفریع کے ساتھ فلا رسول بعدی ولا نبی لانے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے اگر مرزائی جماعت میں کسی کو بھی کچھ علمیت کا دعوے ہے تو باقاعدہ اس حدیث کا جواب دے ورنہ مسئلہ ختم نبوت میں چون وچرا کرنے سے باز آئے،

اصل بات یہ ہے کہ مرزائی لکچرر نہیں جانتا کہ لائے نفی جنس سے کس جگہ نفی ذات مراد ہوتی ہے، اور کس جگہ نفی صفت سچ ہے سہ

وہ لوگ نکتۂ موزون کی قدر کیا جانیں ؎
جو مبتدا و خبر کی خبر نہیں رکھتے ؎

مرزائی لکچرر کا اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ و اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ پیش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس حدیث کی شان نزول سے محض ناواقف ہے، اگر اس حدیث کے شان نزول سے واقف ہوتا تو کبھی اس حدیث کو پیش نہیں کرتا،

سنو! اس حدیث کا شان نزول یہ ہے کہ قریش اسلام قبول کرنے سے پہلے شام اور عراق میں تجارت کے لئے جایا کرتے تھے، جب ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو ان کو اس بات کا خوف ہوا کہ شام میں قیصر کی سلطنت ہے، اور عراق میں کسرےٰ کی سلطنت ہے، اور یہ دونوں ہمارے مذہب اسلام کے مخالف ہیں، ہم لوگوں کو مسلمان ہوجانے کی وجہ سے اپنے اپنے ملک میں تجارت نہیں کرنے دیں گے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو یہ خوشخبری سنائی کہ

اس روایت میں آپ نے دین کو ایک مکان کیساتھ تشبیہ دی اور تمام انبیا کو اینٹ کے ساتھ تشبیہ دی اور اپنے کو آخر اینٹ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا ایسی صحیح اور صاف صاف حدیثوں کے رہتے ہوئے ختم نبوت کا انکار کرنا یا اس کی تاویل کرنی کسی مسلمان کا کام نہیں ہے ۱۲

شام سے قیصر کی سلطنت اور عراق سے کسرے کی سلطنت بہت جلد زوال پذیر ہو جائیگی

پھر شام میں قیصر کی سلطنت اور عراق میں کسری کی سلطنت نہوگی پس فلا کسری بعدہ ولا قیصر بعدہ

کا مطلب یہ ہے فلا کسری بالعراق ولا قیصر بالشام، اور یہی

واقع بھی ہوا، کہ عراق سے کسرے کی سلطنت گئی تو پھر کوئی کسرے عراق کا مالک

نہیں ہوا، اور شام سے قیصر کی سلطنت گئی تو پھر شام کا مالک کوئی قیصر نہیں ہوا،

اس حدیث کا یہ مطلب امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے اور یہی مطلب

شان نزول کے مطابق ہے، دیکھو فتح الباری شرح بخاری،

اب مرزائی لکچرر بتائے کہ اس حدیث سے اس کو کیا فائدہ پہونچا،

نوٹ

ناظرین اس بات پر بھی غور کریں کہ علماے اسلام مرزائیوں کے رد میں

جو تقریریں کرتے ہیں ان کو قلمبند کر کے چھاپ کر شائع کر دیتے ہیں تاکہ غیر حاضرین جلسہ

بھی ان تقریروں سے فائدہ اُٹھائیں، اور مرزائی جماعت کو اگر ان تقریروں پر کوئی

اعتراض ہے تو پیش کریں اور جواب سنیں، مگر آج تک مرزائیوں کو جرائت نہوئی کہ ان

تقریروں پر کوئی اعتراض کر سکیں، اس کے خلاف مرزائیوں کی یہ حالت ہے کہ اپنے

اشتہاروں میں تو لکھدیتے ہیں کہ فلاں مضمون پر پہلا لکچر، دوسرا لکچر تیسرا لکچر

مگر کسی لکچر کا مضمون چھاپ کر شائع نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مضامین

اَوْهَنُ مِنْ بَيْتِ الْعَنْكَبُوتِ ہیں، مکڑے کے جالے سے زیادہ کمزور،

۵۱ یعنی مکڑے کے جالے سے بھی زیادہ کمزور یہی وجہ ہے کہ کسی ذی علم مسلمان کے سامنے منہ کھولنے کی انکیں جرأت

نہیں ہوئی مونگیر کے جلسہ کے بعد بھاگلپور مولوی عبد الماجد کی مدد کو میاں خلیل پہنچے وہاں بھی بجز مرزائی جہلا کے

کسی کے سامنے نہ آئے ایک لائق انگریزی داں نے مناظرہ کو کہا کہ مرزا کی نبوت پر بحث کیجیے مگر بالکل دم بخود ہے اور کچھ نہ بولے پھر

یہ حضرت نبوت پر لکچر دینگے انکی باتیں صرف جہلا کی بہکانیکے لئے ہیں ۱۲

ہوتے ہیں، اگر ان مضامین میں کچھ بھی قوت ہوتی تو وہ ضرور شائع کرتے، ع

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ضمیمہ

مذکورۂ بالا تقریر کی کاپیاں تیار ہو چکی تھیں تصحیح ہو رہی تھی کہ مولوی عبد الشکور صاحب بی اے بھاگلپوری کا ایک خط پہنچا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ ہمنے مولوی عبد الماجد صاحب سے دو سوال کئے تھے جن کا جواب انھوں نے لکھا ہے، اب جواب الجواب ہونا چاہئے، یہ خط مولٰنا ابو الخیر مولوی سید محمد انور حسین کو دیا گیا کہ آپ جواب الجواب لکھدیں اور وہ آپکی تقریر ختم نبوت کا ضمیمہ بنا دیا جائے چنانچہ مولٰنا ممدوح نے جواب الجواب تحریر فرما کر دیا جو درج ذیل ہے

مولوی عبد الشکور صاحب بی اے کا پہلا سؤال

کیا آپ قرآن شریف سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ بعد محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کوئی نبی یا رسول یا پیغمبر تشریف فرما ہوں گے، اگر اس کا ذکر ہے تو آپ مہربانی کر کے عنایت فرمائیں گے، مگر لفظ پیغمبر، نبی، رسول کا ہونا ضرور ہے، میں منطق اور فلسفہ نہیں جانتا،

مولوی عبد الماجد صاحب کا جواب

آپ کے دو سوالوں میں سے اول سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جبتک بنی آدم موجود ہیں خداوند تعالیٰ کے رسول آیا کریں گے، کسی زمانہ کی تخصیص نہیں کی گئی ہے، سورہ اعراف کے تیسرے رکوع

میں یہ ہے کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ

اسی طرح ایک اور آیت سورہ حج میں ہے، اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ (سورہ حج رکوع ۱۰)

جواب الجواب

مولوی عبدالماجد صاحب کا جواب بچند وجوہ غلط ہے

(۱) جواب، سوال کے مطابق نہیں ہے، اس لئے کہ سوال میں یہ ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد رسول یا نبی کا آنا قرآن مجید سے ثابت کیجئے، مولوی صاحب کی پیش کردہ دو آیتوں میں سے کسی میں یہ قید نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی رسول آئیں گے، یہاں پر دعوے خاص اور دلیل عام ہے، پس جواب غلط ہوا، ماہرین فن مناظرہ سے پوچھ لو، علاوہ اس کے یاتین میں نون تاکید ہے، اور مرزا صاحب اور ان کی تمام جماعت کو اس بات سے سخت انکار ہے، کہ نون تاکید زمانہ استقبال پر دلالت کرتی ہے، پس مرزائی علم نحو کی رو سے اس آیت سے زمانہ استقبال میں کسی رسول کا آنا کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا اگر مولوی عبدالماجد صاحب یہاں پر اس بات کے قائل ہو جائیں کہ نون تاکید استقبال پر دلالت کرتی ہے تو ان کو ماننا پڑے گا کہ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ میں بھی نون تاکید استقبال کے لئے ہے، اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کو ممات مسیح کے اعتقاد سے توبہ کرکے حیات مسیح کا قائل ہونا پڑے گا، جس سے مرزا صاحب کی مسیحیت کا بنیادی پتھر اکھڑ جائے گا، اور سارا مرزائی کارخانہ درہم برہم ہو جائے گا، ہم اس آیت کا صحیح مطلب آگے چلکر بیان کریں گے

(۲) یہ آیت جملہ شرطیہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس رسول
آئیں تو جو شخص صلاح و تقوے اختیار کرے گا وہ خوف زدہ و محزون نہوگا، اور جملہ
شرطیہ کے لئے اس کا واقع ہونا ضروری نہیں ہے، مثلاً کسی نے یہ کہا کہ اگر زید ہمارے
یہاں آئیگا تو ہم اس کو دس روپے دینگے، اس کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ زید کا
آنا ضروری ہو، پس مجرد اس آیت سے کسی زمانہ میں بھی رسولوں کے آنے کا ضروری
ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا، چہ جائیکہ یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
بھی رسول آیا کریں گے،

(۳) مولوی عبد الماجد صاحب اپنے ایک چھوٹے سے رسالہ احیاء موتیٰ
میں یہ بات تسلیم کر چکے ہیں بلکہ اسی پر ان کا استدلال ہے کہ جب کوئی مضمون کسی
آیت سے قطعی طور پر ثابت ہو جائے اور حدیث سے بھی اس معنی کی تائید ہوتی ہو تو
جو دوسری آیت و حدیث اس معنی کے خلاف ہو تو اس دوسری آیت و حدیث
کے وہ معنی کرنے چاہئے جو پہلی آیت و حدیث کے خلاف نہ ہو، پس اسی قاعدہ کی رو سے
ہم یہ کہتے ہیں کہ آیہ کریمہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے
قطعی طور پر از روئے لغات و محاورات عرب
اور نیز باتفاق مفسرین یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت
ختم ہو چکی ہے، آپ کے بعد کسی کو نبوت کا مرتبہ نہیں ملے گا، اور اس کی کامل تائید
متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت کرکے دکھادی گئی ہے، بلکہ یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ
آپ کے بعد جو شخص نبی ہونے کا دعوے کرے وہ دجال و کذاب ہی تو اب اگر مولوی صاحب
کی سمجھ میں کوئی آیت یا حدیث ایسی ہے جس سے ختم نبوت کے خلاف ہمیشہ رسول
کا آنا ثابت ہوتا ہو تو ان کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ اس آیت و حدیث
کے ایسے معنی تراشیں جو آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہوں

(۴) سورہ اعراف کی آیت مین اُس وقت کا تذکرہ جس وقت حضرت آدم سے بنی
جدا ہوئے خداوند تعالےٰ نے بنی آدم سے عالم ارواح مین جس طرح اور اور عہد و پیمان
لیا تھا اسی طرح سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ اے بنی آدم اگر ہمارے رسول تمہارے پاس
آئین اور ہماری آیتین سنائین تو جو شخص ان کے کہنے کے مطابق صلاح و تقوے
اختیار کرے گا وہ خوف زدہ اور محزون نہ ہوگا، اور جو تکذیب و انکار کرے گا وہ
دائمی عذاب مین مبتلا ہوگا۔ اس کے دو ثبوت ہم پیش کرتے ہین۔

پہلا ثبوت جناب شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ (جن کو مولوی عبداللہ
صاحب اپنے حلفی اظہار مین اسی طرح کا نبی مان چکے ہین جس طرح کا نبی مرزا صاحب کو
مانتے ہین) اسی آیت کی تحت مین فرماتے ہین، "یعنی بر زبان آدم چنانکہ از سورہ بقرہ
اشارت رفت"؛ یعنی اس آیت مین بزبانی حضرت آدم کے بنی آدم کو خطاب کیا گیا
ہے جیسا کہ سورہ بقرہ مین صاف طور سے مذکور ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ
عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
فَقُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا
يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

(سورہ بقرہ پارہ اول رکوع ۴)

پس سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے چند کلمے
تو خدا نے ان کی توبہ قبول کی بے شک وہ
بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے کہا ہم نے
کہ تم سب کے سب یہان سے اُتر جاؤ، پس
اگر تمہارے پاس ہماری ہدایت (کتاب و
رسول) پہنچے تو جو کوئی ہماری ہدایت کی پیروی
کرے گا وہ کبھی خوف زدہ و محزون نہ ہوگا،
اور جو انکار و تکذیب کرے گا وہ دوزخی ہوگا
اور ہمیشہ دوزخ مین رہے گا۔"

سورہ اعراف کی آیت اور سورہ بقرہ کی آیت دونون کا ایک مطلب اور ایک

وقت ہے، اس آیت سے روز روشن کی طرح سے ثابت ہوگیا کہ سورہ اعراف مین جس خطاب کا ذکر ہے وہ خطاب اُس وقت ہوا تھا جس وقت حضرت آدم جنت سے دنیا مین آئے تھے، اور اس مین شک نہین کہ اس کے بعد حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک رسولون کے آنے کا سلسلہ برابر جاری رہا، جب آیہ خاتم النبین نازل ہوگئی تو معلوم ہوگیا کہ اب وہ سلسلہ ختم ہوچکا،

دوسرا ثبوت- تفسیر درمنثور مین (جس کا مرزا صاحب نے اپنے تالیفات مین اکثر حوالہ دیا ہے) سورہ اعراف کی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے

اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمی قال ان الله تبارك وتعالیٰ جعل آدم وذریته فی کفه فقال یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی فمن اتقی و اصلح فلا خوفٌ علیهم ولا هم یحزنون الآیه

کہ ابن جریر نے ابو یسار سلمی سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدم اور ذریۂ آدم کو اپنے ہاتھ مین لیکر فرمایا کہ اے بنی آدم اگر تمہارے پاس ہمارے رسول آئین اور تم پر ہماری آیتین پڑھین تو جو شخص ان کے کہنے کے مطابق صلاح وتقویٰ اختیار کرے گا وہ خوف زدہ ومحزون نہ ہوگا، اور جو انکار وتکذیب کرے گا وہ دائمی عذاب مین مبتلا ہوگا،

✽ ✽ ✽ ✽

اس روایت مین خاص اسی آیت کی تفسیر ہے جو مولوی عبد الماجد صاحب نے پیش کی ہے، اس روایت سے یاتینّکم کی نون تاکید کا زمانہ استقبال کے لئے ہونا بھی صحیح ہوگیا، اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہ خطاب حضرت آدم کیوقت کیا گیا تھا، اور اس خطاب کے مطابق رسولون کے آنے کا سلسلہ جاری ہوا اور رہا، جب آیت خاتم النبین نازل ہوگئی تو معلوم ہوگیا کہ یہ سلسلہ ختم ہوگیا، خاتم النبین کی آیت کے نازل ہونیکے بعد اس آیت سے

قیامت تک کے لئے رسولوں کے آنے پر استدلال کرنا یا تو محض حماقت ہے، یا دیدہ و دانستہ آیہ خاتم النبیین کا انکار ہے

دوسری آیت کا جواب

سورہ حج میں ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ	اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے
رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰہَ	رسولوں کو اور انسانوں میں سے بیشک
سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ (پ۱۷ حج ع ۱۰)	اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے"

اس آیت کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ خدا کے رسول فرشتہ بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی، یہ مطلب کسی طرح نہیں ہو سکتا ہے کہ فرشتہ اور انسان ہمیشہ قیامت تک رسول بنا کریں گے، یصطفی مضارع مطلق ہے، مضارع دوامی نہیں ہے، مولوی صاحب عربی علم صرف کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ مضارع دوامی کا صیغہ عربی میں کس طرح بنتا ہے، اور مضارع مطلق اور مضارع دوامی میں کیا فرق ہے، اس کے علاوہ جب ایک آیت سے قطعاً ثابت ہو گیا کہ رسالت و نبوت ختم ہو گئی، اب کوئی نبی و رسول چنا نہیں جائے گا، پھر اس آیت سے یہ سمجھنا کہ ہمیشہ انسانوں سے رسول چنے جائیں گے کیسی ناسمجھی ہے، مولوی صاحب کی حالت پر نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے رکیک رکیک استدلالات پیش کر کے خود اپنی علمی پردہ دری کے باعث ہوتے ہیں،

مولوی عبدالشکور صاحب بی اے کا دوسرا سوال

اگر میں مرزا صاحب کو نبی یا مسیح موعود نہیں مانوں تو میرے شفاعت

بروز قیامت ہوگی یا نہیں ؟

مولوی عبد الماجد صاحب کا جواب

شفاعت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے " شفاعتی لاھل الکبائر من المومنین ، اب آپ اپنے علما سے دریافت کریجے کہ مسیح موعود کے منکر کی شفاعت ہو یا نہیں ،

جواب الجواب

تمام علماے اسلام کا عموماً اور علماے اہل سنت وجماعت کا خصوصاً یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود وہی حضرت عیسی ابن مریم نبی اسرائیلی نبی ہیں اُن کے سوا کوئی دوسرا شخص مسیح موعود نہیں ہوسکتا ، حضرت عیسی ابن مریم نبی اسرائیلی نبی کا منکر مومن نہیں ہے ، اس کی شفاعت ہرگز نہیں ہوگی ، اور جو شخص جھوٹے مدعیان مسیحیت کا منکر ہے وہ مومن ہے اُس کی شفاعت ضرور ہوگی ،

راقم بندہ آثم

ابو الخیر سید محمد انور حسین عفی عنہ ، پروفیسر ڈی جے کالج مونگیر ، ۹ - دسمبر ۱۹۱۷ء

خیر خواہ مسلمین **محمد اسحق** عفا اللہ عنہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر

ناظرین کتب میں جن رسالوں کا نام لکھا گیا ہے اُسکے علاوہ مندرجہ ذیل رسائل بھی مل سکتے ہیں ،

الہامات مرزا ۶ر ، مرقع قادیانی ۴ر ، عقائد مرزا ۳ر ، چیستان مرزا ۵ر ، قبر مسیح ۱ر ، حیات مسیح ۱۲ر